اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین..............

کچھ عرصہ سے ملٹی لیول مارکیٹنگ اور نیٹ ورک مارکیٹنگ کے نام سے بعض کمپنیوں نے کاروبار شروع کرر کھا ہے۔ مجلّہ فقہ اسلامی نے ان کمپنیوں کے کاروبار کو سمجھنے کے لئے ان میں سے بعض کے ایگزیکٹیوڈائریکٹرز کو فقہی نشستوں میں اظہار خیال کا موقع دیا اور ملک بھر کے علماء کو اس پر غور و فکر کی دعوت دی، اس عمل کا فائدہ یہ ہوا کہ اس نئے کاروباری سلسلے کی تمام کڑیوں کو سمجھنے اور اس سے متعارف ہونے کا ایک موقع علماء کرام کو مہیا کیا گیا، کچھ عرصہ سے ہمیں ایسی کاروباری اسکیموں کے بارے میں استفسارات موصول ہورہے ہیں، اب تک موصول ہونے والے خطوط اور ای میلز سے ان اسکیموں کے بعض خفیہ گوشوں کا بھی علم ہوا، ہمارے مشاہدہ و تجزیہ کے مطابق یہ اسکیمیں بہت کم وقت میں، بہت کم سرمایہ سے اور بہت تھوڑی مدت میں بھاری منافع کا لالچ دے کر لوگوں کو اپنی طرف راغب کرتی ہیں اور ان کے ممبر بننے والے افراد کو ہوشیاری، اور معمولی تجارتی مہارت بہت جلد ان اسکیموں کا اچھا پروموٹر بنا دیتی ہے۔ ان اسکیموں کے مالکان نے اپنے کاروبار کی تمام جزئیات بیان کئے بغیر پاک وہند کے بعض مفتیانِ کرام سے جواز کے فتاوی بھی حاصل کر لئے ہیں ۔حالانکہ اگر صحیح صورتحال اہلِ علم کے سامنے بیان کی جاتی تو وہ کبھی جواز کا فتوی نہ دیتے۔ ملٹی مارکیٹنگ اسکیم کے بارے میں جو تفصیلات ہم تک پہنچی ہیں ان کے مطابق یہ چارلس پونزی کے نام سے موسوم ایک مخروطی (Pyramid) اسکیم سے منسلک اسکیم ہے۔ چارلس پونزی انگلینڈ میں ہزاروں افراد کو اسی قسم کی اسکیم سے بے وقوف بنانے کے سلسلہ میں مشہور ہوا، یہ ۱۹۲۰ کی بات ہے جب اس نے یہ اعلان کیا تھا کہ وہ بنک سے ملنے والے چار یا پانچ فی صد منافع کے مقابلہ میں چالیس فی صد منافع دے گا اور وہ بھی صرف ۹۰ دنوں کے ڈیپازٹ پر، اس کی قائم کردہ یہ اسکیم آج بھی مختلف صورتوں میں دنیا بھر میں کام کررہی ہے اس کا عام اصول یہ ہے کہ مسٹر ایکس کو لوٹ کر مسٹر زیڈ کو نفع دو۔

ایم ایل ایم Multi Level Marketing اسکیم اسی اصول کے تحت کام کرتی ہے اور اس کی متعدد

صورتیں ہیں۔ مثلاً اپنی مصنوعات کو معروف ومروج طریقہ پر مارکیٹ میں فروخت کرنے کی بجائے ممبر سازی کے ذریعہ فروخت کرنا، جس کا فائدہ یہ ہے کہ ان کی مصنوعات کی فروخت میں اضافہ ہو یا نہ ہو ممبر سازی کی بناء پر انہیں سرمایہ ملتا رہے۔ لہٰذا وہ اپنے ممبرز کو خوبصورت دفاتر میں لیکچرز کی سماعت کے لئے دعوت دے کر انہیں مصنوعات کی فروخت کی زیادہ ترغیب دینے کی بجائے ممبر سازی کی ترغیب پر زور دیتے ہیں اور یہ باور کراتے ہیں کہ تمہیں ممبر سازی کی وجہ سے ہر ہر ممبر پر کمیشن ملے گا۔ اسی طرح ان کا انحصار مصنوعات کی طلب اور رسد کی بجائے زیادہ سے زیادہ مخروطی شکل کی تقسیم (Distribution) پر ہوتا ہے اور تقسیم کاروں کی تعداد بڑھانے پر زیادہ زور ہوتا ہے۔
ہم اس فریب کاری کو یوں سمجھ سکتے ہیں، فرض کیجئے ایک شہر کی آبادی دو ملین ہے، اور ایم ایل ایم اسکیم کے مطابق ہر مرحلہ پر ہر ممبر کو چائنہ کی ایک کٹ (Klit) کے دس خریدار یا ممبر بنانا ہوتے ہیں تو اس کا پھیلاؤ اس طرح ہوگا:۔

پہلے مرحلہ پر ممبروں کی تعداد = ایک

دوسرے مرحلہ پر ممبروں کی تعداد = ۱۰

تیسرے مرحلہ پر ممبروں کی تعداد = ۱۰۰

چوتھے مرحلہ پر ممبروں کی تعداد = ۱۰۰۰

پانچویں مرحلہ پر ممبروں کی تعداد = ۱۰۰۰۰

چھٹے مرحلہ پر ممبروں کی تعداد = ایک لاکھ

ساتویں مرحلہ پر ممبروں کی تعداد = دس لاکھ

آٹھویں مرحلہ پر ممبروں کی تعداد = ایک کروڑ

نویں مرحلہ پر ممبروں کی تعداد = دس کروڑ

دسویں مرحلہ پر ممبروں کی تعداد = ۱،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰

اب اگر ایک شہر کی آبادی دو ملین ہے تو اس اسکیم کے تحت ساتویں لیول تک پہنچتے پہنچتے کم از کم ایک ملین (دس لاکھ) نئے تقسیم کار بن جانے چاہئیں جو کہ نہ صرف ناممکن ہے بلکہ محض ایک دھوکہ ہے اور اس اسکیم کے ناکام ہوجانے کی واضح دلیل بھی۔ کیونکہ ساتویں مرحلہ کے بعد نہ تو اتنے

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

خریداروں کا ملنا ممکن ہے اور نہ اس کے بعد اتنا نفع ہو سکتا ہے جو تقسیم کاروں کو سبز باغوں کی صورت دکھایا گیا ہے کہ تمہارا سرمایہ غیر معمولی طور پر تیزی کے ساتھ بڑھے گا۔ اور دسویں مرحلہ تک پہنچتے پہنچتے پوری دنیا کی آبادی کو گویا یہ اسکیم اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور یہی وہ مرحلہ ہے کہ جب اسکیم چلانے والے غائب ہو جائیں گے اور جن لوگوں نے اس میں سرمایہ کاری کی ہے ان کا سرمایہ ڈوب جائے گا۔ فائدہ صرف انہی کو ہو گا جو شروع میں اس میں شامل ہوئے اور دوسروں کا مال بٹور کر چلتے بنے۔ یہی وجہ ہے کہ خود یورپ میں ان اسکیموں کو سختی سے منع کر دیا گیا ہے، امریکہ کی متعدد ریاستوں کے ریاستی قوانین میں مخروطی اسکیموں کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ پاکستان میں اس مخروطی اسکیم کو مختلف ناموں سے فروغ دیا جا رہا ہے۔ اور ہر تقسیم کار یا ممبر کو ناقابل یقین منافع کا لالچ دیکر ممبر سازی کا کام عروج پر ہے، مگر آنے والے دنوں میں جب پیرامڈ گرے گا تو سرمایہ کاری کرنے والے کفِ افسوس ملنے کے سوا اور کچھ نہ کر پائیں گے۔ ہذا ہم عوام کو متنبہ کرتے ہیں کہ ایم ایل ایم قسم کی کسی اسکیم کا ممبر نہ بنیں کہ یہ تجارت کے معروف طریقہ سے ہٹ کر دھوکہ دہی کا ایک عمل ہے جس میں نئے ممبروں کے سرمایہ سے پرانے ممبرز کو نفع ملتا رہتا ہے اور یہ نفع کسی شئی کی فروخت پر نہیں ممبر سازی پر نئے ممبروں سے حاصل شدہ رقم پر ملتا ہے۔ ہم علماء کرام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ان اسکیموں کے بارے میں عوام الناس کو مزید آگاہی بخشیں۔

مجلّہ فقہ اسلامی کی منتقلی

اسکالرز اکیڈمی نے مجلہ فقہِ اسلامی کے تمام حقوق ماڈرن اسلامک فقہ اکیڈمی کو منتقل کر دئے ہیں چنانچہ آئندہ اسکالرز اکیڈمی، تحقیقی کاموں پر توجہ دے گی نیز کتب کی اشاعت اور ماڈرن اسکولز و مدارس کے قیام کی ذمہ داریاں ادا کرے گی جبکہ مجلہ کی طباعت و اشاعت ماڈرن اسلامک فقہ اکیڈمی کی ذمہ داری ہو گی۔

مجلّہ فقہ اسلامی کا خصوصی نمبر

مجلہ فقہ اسلامی کا آئندہ شمارہ مغفرتِ ذنب کے مسئلہ پر ایک وقیع علمی و تحقیقی مقالہ پر مشتمل ہو گا، لہذا معمول کے دیگر سلسلے اور مقالات و مضامین اس میں شامل نہ ہو سکیں گے قارئین کرام نوٹ فرمالیں۔ یہ شمارہ صرف اہلِ علم کے لئے مختص ہو گا۔

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆